السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک شادی شدہ عورت ہوں۔ میری عمر تقریباتیس سال ہے اور قریباچوبیس سال سے میرے پاس سونے کے ہارہیں جو بغرض تجارت نہیں بلکہ زیب وزینت کےلیے تیارکیےگئے ہیں۔ کبھی کبھی ان میں سے کچھ فروخت کر کے اور کچھ رقم مزید خرچ کر کے میں ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہار خرید لیتی ہوں۔ اب بھی میرے پاس زیورات ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بطور زینت استعمال کئے جانے والے زیورات میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں گے اور اگر مجھ پر زکوٰۃ واجب ہے تو اس گزشتہ مدت کے بارے میں کیا حکم ہے جس میں میں نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اور نہ اب مجھے یہ علم ہے کہ گزشتہ سالوں میں میرے پاس کتنا سونا تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ پر زکوٰۃ اس وقت سے واجب ہوگی جب سے آپ کو یہ معلوم ہوا کہ زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے۔ وجوب زکوٰۃ کے علم سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ احکام شرعیہ علم کے بعد لازم ہوتے ہیں۔ شرح زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے بشر طیکہ زیورات کی مقدار نصاب کے مطابق ہو۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور یہ ساڑھے گیارہ سعودی گنی کے برابر ہے، لہذا زیورات کا وزن اگر بیس مثقال یا اس سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔

شرح زکوٰۃ ایک ہزار میں سے پچیس ریال ہیں۔ چاندی کا نصاب ایک سو چالیس مثقال ہے اور یہ چاندی کے چھپن ریال یا اس کی کرنسی نوٹوں میں جو قیمت ہو اس کے برابر ہیں۔ سونے کی طرح چاندی کی جو قیمت ہو اس میں شرح زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔

الماس اور دیگر قیمتی پتھر اگر پہننے کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے بشر طیکہ ان کی قیمت سونے اور شاندی کے نصاب کے برابر ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الزکاۃ: ج2 صفحہ123

محدث فتویٰ